ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

سامی ادیان کا مذہبی ادب اور عیسائیت کے مقدس مقامات کا تصور۔ تحقیقی جائزہ

SPIRITUAL LITERATURE OF SEMITIC RELIGIONS AND THE CONCEPT OF SACRED PLACES IN CHRISTANITY: A RESEARCH REVIEW

Inam Ur Rehman
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,
RIPHAH international University , Faisalabad
qariinam55@gmail.com
Muhammad Rizwan Azad
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies,
RIPHAH international University , Faisalabad
mrizwanazaad@gmail.com
Muhammad Asif
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies,
RIPHAH international University , Faisalabad

Abstract:

Sacred places have important significance in semitic religions such as Judaism, Christianity, and Islam. These places are frequently viewed by the followers for offering prayers, worship of the Lord, pilgrimage, and different spiritual experiences.

Nature, qualities, and significance of sacred places in the three major Semitic religions have resembled. Sacred places in Semitic faiths are visible connections to the divine, representing historical significance, spiritual meaning, and social identity. These locations not only reflect each faith's theoretical foundations, but also bring believers together via common activities and pilgrimages, sustaining their religious and cultural legacy. The devotion for these hallowed sites demonstrates their long-standing relevance in the spiritual life of Christians, and Muslims.

Keyword:

Islam, Al-Masjid an-Nabawi, Al-Aqsa Mosque ,Pilgrimage, Worship, Spiritual Connection, Religious Significance, Historical Sites, Holy Sites, Faith and Heritage, Divine Intersection

تعارف موضوع:

جب ہم مذہب کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جب سے یہ دنیا بنی ہے تب سے ہی انسان اور مذہب ساتھ ساتھ ہیں۔اللہ تعالی نے انسان کی رہنمائی کے

لیے بہت سے پیغمبر بھیجے جن کے جانے کے بعد لوگوں نے ان کے بتائے ہوئے رستے پر چلنے کی بجائے اپنی خواہشات کے مطابق نئے نظریات گھڑ لیے اس طرح مذاہب کی تعداد بھی بڑھتی گئی۔ مذاہب کی اقسام حضرت نوح علیہ السلام کے تینوں بیٹوں کی نسلوں سے ہوتی ہے۔ مثلاًنوح علیہ السلام کے تین بیٹے "سام"، "حام" اور "یافث" تھے۔ ان میں سے سام کی اولاد ''سامی'' کہلاتی ہے۔ تمام انبیائے کرام سامی نسل ہی سے پیدا ہوئے۔ "حام" کی اولاد میں سے اس کے پوتے "حت" کی اولاد "حتی" (حطی) کہلاتی ہے۔ جس میں آریائی مذاہب اور دیگر اقوام شامل ہیں۔ سامی مذاہب سے مراد ہے وہ تین بڑے مذاہب ہیں جو حضرت نوح علیہ سلام کے ایک فرزند سام کی اولاد میں سے تشکیل پائے۔ یہ مذہب یہودیت، عیسات اور اسلام ہیں۔ چونکہ یہ وحی کے ذریعے نازل ہوئے ہیں اس لیے ان کو الہامی مذاہب بھی کہتے ہیں۔ ان تینوں مذاہب کے اپنے مقدسات ہیں جہاں وہ عبادت کرتے ہیں۔ یروشلم یا القدس شہر یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں تینوں کے نزیک مقدس ہے۔ یہاں حضرت سلیمان کا تعمیر کردہ معبد ہے جو بنی اسرائیل کے نبیوں کا قبلہ تھا اور اسی شہر سے ان کی تاریخ وابستہ ہے یہی شہر مسیح کی پیدائش کا مقام ہے اور یہی ان کی تبلیغ کا مرکز تھا۔ مسلمانوں کا قبلہ کی تبدیلی سے پہلے اس کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرتے تھے۔ اسی طرح یہودیوں کے مقدس مقامات میں حبرون اور طبریہ شامل ہیں۔ اور عیسایئوں کے مقدس مقامات میں فلسطین، کلیسائے مہد، باسیلیکا بشارت اور کاتھولک کلیسا شامل ہیں۔ مسلمانوں کے مقدس مقامات میں خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ شامل ہیں۔

اہمیت موضوع:

اس دنیا میں مختلف رنگ و نسل کے لوگ پائے جاتے ہیں جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ تقابل ادیان ایک دلچسپ موضوع ہے دنیا میں مختلف مذاہب پائے جاتے ہیں۔ ہر مذہب کی اپنی خاص پہچان ہے اور اپنی خاص عبادت گاہیں ہیں۔ ان مذاہب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے سامی اور غیر سامی مذاہب سامی مذاہب کا تعلق وحی سے ہے اس لیے یہ الہامی مذاہب بھی کہلاتے ہیں۔ جو اسلام عیسایت اور یہودیت ہے۔ الہامی ہونے کی وجہ سے ان کی عبادت گاہوں میں بھی مماثلت پائی جاتی ہے۔ جیسے کہ بیت المقدس ان تینوں مذاہب کے لیے بہت اہمیت کی حامل اور باعث شرف ہے۔ اور کچھ مقدس مقامات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ان کا تحقیقی جائزہ لینا اور ان کو منظر عام پر لانا اور ان کی تاریخی پہلو نکلنا اور جغرافیائی تحقیق کرنا وغیرہ اس کے مقاصد میں شامل ہے۔

سامی مذاہب میں مقدس مقامات کا تعارف:

انسانی زندگی میں مذہب کی وہی اہمیت ہے جو روح کی جسم میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں افراد کی انفرادی اور اجتمائی معملات کی رہنمائی کے لیے پیغمبر بھیجے دنیا کا کوئی بھی مذہب بنیادی طور پر دو چیزوں سے عبارت ہوتا ہے: اعتقادات اور عبادات۔ اعتقادات وعبادات اور ہر دور کی تعظیم و تقدیس کو بھی شروع ہی سے تمام اہل مذہب نے ضروری قرار دیا۔ اسی طرح انسانی زندگی میں مختلف عقائد، عبادات اور ان سے جڑی مقامات اور دیگر رسوم ورواج کو احترام کا رتبہ حاصل ہوتا ہے اور انہیں چیزوں کو ہم مذہبی مقدسات کہتے ہیں۔ مقدس جگہ اور زیارت کے مطالعہ میں سب سے زیادہ دلچسپ مظاہر یہ ہے کہ مختلف عقائد کے ماننے والوں کی اپنے مقدسات کے ساتھ دلی وابستگی ہوتی ہے۔ مقدس مقامات کی تقدیس مذہبی اور سیاسی اختلاف سے بلاتر ہوتی ہے۔ در حقیقت مذہب کی بنیاد ہی تعظیم اور تقدیس پر ہوتی ہے۔ جس معاشرے میں مذہبی مقدسات اور شعائر کی تعظیم اور تقدیس کا خیال نہ رکھا جائے وہاں مذہب کی اہمیت ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ملک میں مقدس مقامات کی توہین پر سخت قوانین نافذ کیے گئے ہیں۔ پر امن معاشرے کی بقاء کے لیے یہ ضروری ہے کہ تمام مذاہب کے مقدسات کا احترام کیا جائے۔ دنیا کے تمام سامی اور غیر سامی مذاہب میں بعض شخصیات، مقامات، عبادات، کتابوں اور تہواروں کو مقدس مانا جاتا ہے جو اس مذہب کے ''شعائر'' کہلاتے ہیں۔ کسی بھی مذہب کی ہر وہ چیز جو کسی مسلک یا عقیدے، یا طرز و فکر عمل، کسی نظام کی نمائندگی کرتی ہے وہ اس کا ''شعار'' کہلاتی ہے۔ یہ تمام مذاہب اپنے اپنے پیروکاروں اور متبعین سے ان شعائر کے احترام اور تعظیم کا مطالبہ کرتے ہیں۔[1]

مقدسات کے لغوی معنی:

مقدسات مقدستہ کی جمع ہے۔ اس کا مادہ ق۔ د۔ س سے ''قدس'' ہے جس کا معنی ہے ''پاک'' اور ''بابرکت'' ہونا۔ جو عربی زبان میں باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ تاج العروس میں علامہ زبیدیؒ لکھتے ہیں:

"التطهيرُ وتنزِيه الله عزّ وجل، وقوله تعالى: وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ"[2]

"تقدیس کے معنی ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ کی پاکی اور طنزیہ بیان کرنا، جیسے ارشاد ہے: ''اور ہم تیری تسبی بیان کرتے ہیں تیری حمد کے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ساتھ اور پاکی بیان کرتے ہیں تیرے لیے"

اصطلاحی معنی:

اسلام میں مقدسات کے اصطلاحی معنی اس طرح سے لیے گئے ہیں

"المقدسات الإسلامية هي كل مكان ثبت بالشرع بركته وطهارته كالمساجد، وعلى رأسها المسجد الحرام والمسجد النبوي، والمسجد الأقصى، بل الحرم كله سواء المكي أو النبوي كذلك من المقدسات الإسلامية."[3]

"مقدسات اسلامیہ سے مراد ہر وہ مکان ہے جس کا بابرکت اور پاک ہونے کی دلیل شریعت سے ثابت ہو جیسے مساجد اور ان میں سب سے مقدس مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی ہیں، بلکہ سارا حرم مقدس ہے خواہ وہ حرم مکی ہو یا حرم مدنی"

امام رازیؒ فرماتے ہیں: ارض مقدسہ وہ پاکیزہ زمین ہے جو ہر طرح کے آفات سے پاک شدہ ہے۔[4] مفسرین فرماتے ہیں: وہ زمین جو شرک سے پاک ہے اور انبیاء کرام کا مسکن ہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں مقدس مقامات کو اسطرح سے بیان کیا گیا ہے:

Worship has its appointed places. A place of worship became sacred and suitable by virtue of the holy's appearing at that place. Sacred places were also sites of natural and historical significance for the community: springs, river crossings, threshing places, trees, or groves[5]

"عبادت کی جگہیں مقرر ہیں۔ کسی خاص مقام پر مقدس ہستی کے ظہور کی وجہ سے عبادت کی جگہیں مقدس اور موزوں بن جاتی ہیں۔ مقدس مقامات لوگوں کے لیے قدرتی اور تاریخی جگہیں ہوتی ہیں، جیسے کہ چشمے، دریا کی گزرگاہیں، کھلیان کی جگہیں، درخت یا باغات وغیرہ"

مقدس مقامات کی اہمیت اور ضرورت:

ہر انسان کے لیے کسی مذہب کے تابع ہونا ایک فطری معاملہ ہے، اور ہر معاشرہ کسی نہ کسی دین پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ شاذ و نادر ہی کوئی معاشرہ ہو سکتا ہے جس کا کوئی عقیدہ نہ ہو، مشہور فلسفی ول ڈیورانٹ لکھتا ہے:

"إن الإيمان أمر طبيعي وهو وليد الحاجات الغريزية والاحساسات المستقيمة بصورة مباشرة أقوى من الجوع وحفظ النفس والأمان والطاعة والانقياد... صحيح أن بعض الشعوب ليس لها ديانة على الظاهر، إلا أن هذه الحالات نادرة الوقوع"[6]

"ایمان لانا ایک فطری امر ہے، جو کہ فطری ضروریات اور احساسات کا براہ راست اور لازمی نتیجہ ہے، یہ احساس بھوک، حفاظت نفس، امن فرمانبرداری اور تابعداری کے احساسات سے بھی بڑھ کر ہے۔۔۔ یہ بات درست ہے کہ کچھ لوگوں کا بظاہر کوئی مذہب نہیں ہوتا لیکن ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے"

مشہور یونانی فلسفی پلوٹارک کہتا ہے:

"من الممكن أن نجد مدنا بلا أسوار ولا ملوك ولا ثروة ولا آداب ولا مسارح، ولكن لم نجد قط مدينة بلا معبد، أو لا يمارس أهلها عبادة"[7]

"یہ ممکن ہے کہ ایسے شہر موجود ہوں گے جن کی دیواریں نہ ہوں، نہ کوئی بادشاہ ان پر کوئی حکومت کرتا ہو، نہ ان کے پاس مال و دولت ہو، نہ ان کے ہاں کوئی اطوار و آداب رائج ہوں، نہ ان کے ہاں سینیما ہوں لیکن ایسے شہر نہیں مل سکے گا جو کسی عبادت گاہ کے بغیر ہو، اور جہاں کے لوگ اپنے طریقے سے عبادت نہ کرتے ہوں"

جب ہر معاشرہ کسی نہ کسی دین کے تابع ہو تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہاں کے باسیوں کے کچھ شعائر، مقدس شخصیات اور مقدس عبادت گاہیں بھی ضرور ہوں گی۔ جیسے یروشلم یا القدس شہر یہودیوں، مسیحوں اور مسلمانوں تینوں کے نزدیک مقدس ہے۔ یہاں حضرت سلیمانؑ کا تعمیر کردہ معبد ہے جو بنی اسرائیل کے نبیوں کا قبلہ تھا اور اسی شہر

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

سے ان کی تاریخ وابستہ ہے یہی شہر مسیحؑ کی پیدائش کا مقام ہے اور یہی ان کی تبلیغ کا مرکز تھا۔ مسلمان قبلہ کی تبدیلی سے پہلے اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے اسی طرح یہودیوں کے مقدس مقامات میں حبرون اور طبریہ شامل ہیں اور عیسائیوں کے مقدس مقامات میں فلسطین کے علاوہ کلیسائے مہد، باسلیکا بشارت اور کا تھولک کلیسا شامل ہیں۔ مسلمانوں کے مقدس مقامات میں خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ شامل ہیں۔[8]

عیسائیت کا تعارف

عیسائیت کی لغوی تحقیق:

عیسائیوں کے لیے قرآن پاک میں نصارہ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ"[9]

جو کوئی مسلمان اور یہودی اور نصارہ اور صابئی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام بھی کرے تو ان کا اجر ان کے رب کے ہاں موجود ہے اور ان پر نہ کچھ خوف ہو گا اور وہ غمگیں ہوں گے

نصاریٰ کے لغوی معنی کے حوالے سے امام راغب اصفہانیؒ لکھتے ہیں:

"والنصاری قیل سموا بذلک لقوله: (كُونُوا أَنصَارَ اللهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللهِ (الصف ۱۴:۶۱) (وقیل سموا بذلک انتسابا الی قریة یقال لها نَصرانُ، فیقال نَصرانِي وجمعه نَصارى"[10]

"اور نصاری جو ہے بعض نے کہا کہ یہ نام قرآن پاک کے اس ارشاد کی وجہ سے دیا گیا ہے (تم اللہ کے مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حوارین سے فرمایا کہ اللہ کے واسطے میرا کون مددگار ہوتا ہے تو حواری بولے ہم اللہ کے مددگار ہیں) اور بعض نے کہا کہ یہ نام نصران گاؤں کی طرف نسبت کی وجہ سے دیا گیا ہے پس کہا جاتا ہے نصرانی (نصران گاؤں کا رہنے والا) اور اس کی جمع نصاری ہے"

اصطلاحی تعریف:

وہ مذہب جو حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی شخصیت اور تعلیمات پر مبنی ہے یا آپؑ کے عقائد اور عبادات پر مشتمل ہے۔ وہ عیسائیت ہے۔ "عیسیٰ" لفظ عبرانی زبان کے ایک لفظ "یسوع" کا معرب ہے۔ اور جس کے معنی "نجات دلانے والے" کے ہے۔ یہ لفظ لاطینی، یونانی اور انگریزی زبانوں میں جیسس " Jesus " بن گیا۔[11]
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لائے ہوئے مذہب کے لئے مسیحی کا لفظ پہلی مرتبہ ۴۳ھ یا ۴۴ھ میں انطاکیہ کے مشرک باشندوں نے استعمال کیا تھا۔ یہ نام ان مشرکین کی طرف سے طنز و استہزاء کے طور پر مروج کیا تھا۔ اس لئے ابتداء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروں کاروں کو یہ اصطلاح ناگوار گزرتا تھا۔ لیکن بعد میں ان کے مذہبی رہنماؤں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی کنیت سے ہمیں یہ نام دیا جا رہا ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہونی چاہیئے۔ اس تعلیم کی بدولت رفتہ رفتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں نے اس نام کو اپنے لئے قبول کیا۔[12] قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں کے لئے نصریٰ کا لفظ پانچ بار مستعمل ہے۔

"وقالوا لن یدخل الجنة الا من کان ہودا او نصریٰ تلک امانیہم قل ہاتوا برہانکم ان کنتم صدقین"[13]

"اور (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سوا کوئی بہشت میں نہیں جائے گا۔ یہ ان لوگوں کے خیالات باطل ہیں۔ (اے پیغمبرؐ ان سے) کہہ دو کہ اگر وہ سچے ہیں تو دلیل پیش کرو"

یہ تاریخی مذہب ہے جو کہ یسوع مسیح کی زندگی اور تعلیمات سے شروع ہوا۔ اس نے ان سخت اور شدید تر مذہبی اعتقادات اور اعمال کو مقصد بناتے ہوئے اپنی بنیاد رکھی اور نشوونما پائی جو کہ پہلی صدی عیسوی میں یونانی اور رومن دنیا میں پائے جاتے تھے۔ اس نے یہودیت کے فرقے کے طور پر سر اٹھایا یہ اپنے پیچھے ایک طبّی اور پیچیدہ نشوونما رکھتا تھا جو کہ عبرانی پیغمبروں کی تحریک میں اپنے کمال کو پہنچ گئی اور مسیحؑ کے آنے کی واضح امید دی۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

عیسائیت کی تاریخ:

حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی بعثت کے وقت یہودی فرقے موجود تھے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو چند مادی اور محسوس معجزات سے نوازہ تھا جن کے سبب انہوں نے گہوارا طفلی ہی میں لوگوں کے ساتھ بات چیت کی اوران سے کہا:[14]

"قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ ؕ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا"[15]

"عیسیٰ نے کہا میں خدا کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے،اور نبی بنایا ہے"

اس زمانے کے یہودیوں کے دل سنگ و آہن بن چکے تھے،اس لیے حضرت عیسیٰؑ دلوں کو نرمانے والی تعلیم کے ساتھ مبعوث ہوئے اور یہود اور اہل سامرہ کے درمیان مساوات کا اعلان کیا جنھیں یہودی غلام،اچوت اور ذلیل کئے ہوئے تھے۔ چناچہ یہودی سرمایہ داروں نے حضرت مسیحؑ کی مخالفت کا اعلان کر دیا اور رومی حکومت کو ان کے خلاف بھرنا شروع کر دیا۔انہیں دو اسباب کی وجہ سے یہودیوں نے حضرت مسیحؑ کی مخالفت شروع کر دی۔[16] قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"کُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ فَرِیْقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَ"[17]

"جب میں ان کے پاس کوئی رسول ان کے مزاج کے خلاف چیز لے کر آیا تو ان میں سے ایک فریق نے جھٹلایا اور دوسرے نے قتل و فساد مچایا"

شروع میں تو رومی حکومت نے یہودی خاندان کے اس جھگڑے کو الگ رکھنا پسند کیا لیکن کچھ عرصہ گزرنے کے بعد یہودیوں نے حضرت مسیحؑ کی تکذیب اور ایذا دہی شروع کر دی اور رومی حکومت بھی مسیح علیہ سلام کی دشمن بن گئی اور انھیں پھانسی کی سزا سنا دی۔[18] جس کے حوالے سے قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"وَ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًۢا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا"[19]

"اوران کے یہ کہنے پر کہ ہم نے مریم کے بیٹے مسیح عیسیٰ کو قتل کیا جو اللہ کا رسول تھا حالانکہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں،ان کے پاس بھی اس معاملہ میں کوئی یقین نہیں ہے محض گمان ہی کی پیروی ہے،انہوں نے یقیناً مسیح کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ زبردست حکمت والا ہے"

حضرت عیسیٰؑ کے عروج آسمانی کے بعد آپؑ کے حواری مخالفتوں کے طوفان کا مقابلہ کرتے کرتے ہمہ تن دین عیسوی کی تبلیغ میں مصروف تھے،اور پے در پے پیش آنے والی رکاوٹوں کے باوجود اُن کو خاصی کامیابی حاصل ہو رہی تھی۔ لیکن اس دوران ایک واقع پیش آیا جس نے حالات کا رخ پوری طرح موڑ دیا واقع یہ تھا کہ ایک مشہور یہودی عالم ساؤل جو اَب تک دین عیسوی کے پیراوؤں پر شدید ظلم و ستم ڈھاتا آیا تھا،اچانک اس دین پر ایمان لے آیا،اور اس نے دعوی کیا کہ دمشق کے راستے میں مجھ پر ایک نور چمکا،اور آسمان سے حضرت مسیحؑ کی آواز سنائی دی کہ "تو مجھے کیوں ستاتا ہے؟"اس واقع سے متاثر ہو کر میرا دل دین عیسوی پر مطمئن ہو چکا ہے۔ ساؤل نے جب حواریوں کے درمیان پہنچ کر اپنے اس انقلاب کا اعلان کیا تو اکثر حواری اس کی تصدیق کرنے کو تیار نہ تھے لیکن سب سے پہلے برناباس حواری نے اس کی تصدیق کی،اور ان کی تصدیق سے مطمئن ہو کر تمام حواریوں نے اُسے اپنی برادری میں شامل کر لیا، ساؤل نے اپنا نام بدل کر پولس رکھ لیا تھا اور اس واقعے کے بعد حواریوں کے دوش بدوش دین عیسوی کی تبلیغ میں مشغول ہو گیا، یہاں تک کہ اس کی انتھک جدوجہد سے بہت سے وہ لوگ بھی دین عیسائیت میں داخل ہو گئے جو یہودی نہ تھے،ان خدمت کی وجہ سے اس دین کے پیرؤوں میں پولس کا اثرورسوخ بڑھتا گیا، یہاں تک کہ اس نے رفتہ رفتہ ان لوگوں میں مسیحؑ کی خدائی، کفارہ اور حلول و تجسّم کے عقائد کی کھل کر تبلیغ شروع کر دی تواریخ سے اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ بعض حواریوں نے اس مرحلے میں پولوس کی کھل کر مخالفت کی،اس کے بعد صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ پولوس ہی کا اثرورسوخ عیسائی دین پر پڑتا چلا گیا۔[20]

عیسائیت کی مذہبی کتابیں:

عیسائیوں کی مذہبی کتاب "بائبل" دو حصوں پر مشتمل ہے پہلا حصہ عہد نامہ قدیم کا ہے۔ جس میں ۳۹ کتابیں معہ توریت کے شامل ہیں اور دوسرا حصہ عہد نامہ جدید کا ہے جس کے ۲۷ حصے ہیں ۱۱۴ انجیل کے ہیں اور باقی ۲۳ حصوں پر پادریوں کے خطوط اور مکاشفات شامل ہیں، کیونکہ عیسائیت کی بنیادیں یہودیت پر قائم ہیں اور حضرت عیسی

علیہ سلام کا تعلق بھی اسی قدیم مذہب سے تھا۔اس لیے بنیادی طور پر عیسائیت اور یہودیت کی تعلیمات میں اختلاف نہیں ہے،اور جس طرح توریت یہودیوں کی مذہبی کتاب ہےاس طرح عیسائیوں کے مذہب میں بھی شامل ہے۔[21]

عیسائیت کے فرقے:

عیسایت کی تاریخ فرقوں سے بھری پڑی ہے۔آج کے روشن دور میں صرف امریکہ میں ڈھائی سو فرقے ہیں جبکہ افریقہ کے صرف بانتو قبائل میں ایسوسی جوہانسبرگ نے اپنے ۱۲ اگست ۱۹۵۷ء کے اعلانیہ میں چودہ سو(۱۴۰۰)فرقوں کی اطلاع دی ہے۔لہٰذا عیسایت کے دو مشہور فرقے درج ذیل ہیں:

رومن کیتھولک:

یہ رومن کیتھولک(الکاثولیکتیہ)کہلاتے ہیں۔روم میں ان کا بڑا مرکز ہے وہاں ان کے پادری ہوتے ہیں اور ان کو پوپ اور گرے گری بھی کہتے ہیں۔یہ فرقہ پطرس یا رسولی کے نام سے جانا جاتا ہے کیونکہ اس فرقے کا دعویٰ ہے کہ اس فرقے کی بنیاد رکھنے والا شخص حضرت عیسیٰؑ کے دوارین میں سے پطرس ایلچی تھا۔دینی معاملات میں پاپائے روم کی اطاعت کرنے والے کو"کیتھولک" کہا جاتا ہے۔یہ لوگ تثلیث کے تینوں اکانیم کے ایک جیسے درجے پر ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔ان کے مطابق ایک ہی وقت میں روح القدس میں باپ(خدا)اور بیٹے یسوع پیدا ہوا۔یہ لوگ اٹلی میں ایک چھوٹی سے خود مختار ریاست میں رہتے ہیں "جسے ویٹی کن" کہا جاتا ہے۔کیتھولک حضرات کے لیے ویٹی کن ایک مقدس مقام ہے ان کے نزدیک رہبوں کے لیے خنزیر کی چربی کھانا حلال ہے۔[22]

پروٹیسٹنٹ فرقہ:

(البروتستانت)سنہ ۱۲۰۰ء میں وجود میں آیا۔یہ جدیدت پسند عیسائی فرقہ ہے۔اس کا مرکز جرمنی ہے۔[23]

عیسائیت کی مقدس کتب

عیسائی حضرات اپنی مقدس کتابوں کی دو قسمیں کرتے ہیں،ایک وہ کتابیں جن کی نسبت ان کا دعویٰ ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ سلام سے پہلے پیغمبروں کے واسطے سے ہم تک پہنچی ہیں،دوسری وہ کتابیں جن کی نسبت وہ دعوی کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ سلام کے بعد الہام کے ذریعے لکھی گئی ہیں،پہلی قسم کی کتابوں کے مجموعوں کو"عہد نامہ عتیق" اور دوسری قسم کے مجموعے کو"عہد نامہ جدید" کہتے ہیں،اور دونوں کتابوں کے مجموعے کا نام "بائبل" رکھتے ہیں۔یہ یونانی لفظ ہے جس کے معنیٰ"کتاب" کے ہیں،پھر دونوں عہدوں کی قسموں میں سے ایک وہ قسم ہے جس کی صحت پر تمام پچھلے عیسائی متفق ہیں اور ایک وہ قسم ہے جس کی صحت پر اختلاف ہے۔[24]

عہد نامہ عتیق کی پہلی قسم:

اس مجموعے میں ۳۸ کتابیں ہیں:

سفر تکوین (اس کا دوسرا نام سفر الخلیقہ بھی ہے) سفر خروج، سفر احبار، سفر عدد، سفر استثناء، ان پانچوں کتابوں کے مجموعے کا نام توارت ہے، جس کے معنی شریعت اور تعلیم کے ہیں، کبھی کبھی یہ لفظ عہد عتیق کے مجموعے پر بھی بولا جاتا ہے۔کتاب یشع بن نون، کتاب القصاۃ، کتاب راعوت، سفر سموئیل اول، کتاب سموئیل ثانی، سفر الملوک الاوّل، سفر الملوک ثانی، السفر الاوّل من اخبار لایام، السفر الثانی من اخبار لایام، السفر الاوّل لعزراء، السفر الثانی لعزراء(اس کا دوسرا نام سفر تحمیاہ بھی ہے)۔کتاب ایوب، زبور، امثال سلیمان، کتاب الجامعہ، کتاب نشید الانشاد، کتاب اشعیاء، کتاب یرمیاہ، مراثی یرمیاء، کتاب خزقیال، کتاب انیال، کتاب یوشع، کتاب یوایل، کتاب عاموس، کتاب عبدیاہ، کتاب یونان، کتاب میخا، کتاب ناحوم، کتاب حبقوق، کتاب صفوینا، کتاب حجّی، کتاب زکریا، کتاب ملاخیا، یہ ۳۸ کتابیں جمہور قدما مسیحین کے نزدیک معتبر اور تسلیم شدہ ہیں۔البتہ سامری فرقے کے نزدیک صرف سات کتابیں مسلم ہیں۔جو حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی طرف منسوب ہیں،اور کتاب یوشع بن نون اور کتاب القصاۃ،ان کی تورات کا نسخہ عام یہودیوں کے نسخے کے خلاف ہے۔

عہد نامہ عتیق کی دوسری قسم:

وہ کتابیں جن کی صحت پر اختلاف ہے اور یہ کل ۹ کتابیں ہیں۔کتاب ستیر، کتاب بارخ، کتاب دانیال کا ایک جزو، کتاب طوبیاہ، کتاب یہودیت، کتاب دانش، کلیسائی پندونصائح، کتاب القابین الاوّل، کتاب القابین الثانی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

عہد جدید کی پہلی قسم:

وہ کتابیں جن کی صحت پر اتفاق ہے وہ کل بیس ہیں۔

۱۔انجیل متی

۲۔انجیل مرقس

۳۔انجیل لوقا

۴۔انجیل یوحنا

ان چار کتابوں کو انجیل اربعہ کہتے ہیں۔اور انجیل کا لفظ ان چاروں کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔اور کبھی کبھی مجازاً تمام عہد جدید کی کتابوں کے لیے بھی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔یہ لفظ معرب ہے،اصل یونانی لفظ" انگلیون" تھا جس کے معنی بشارت اور تعلیم کے ہیں۔

۵۔کتاب اعمال حواریین

۶۔پولس کا خط رومیوں کی جانب

۷۔پولس کا خط قورنتوش والوں کی جانب

۸۔دوسرا خط بھی قورنتوش کی جانب

۹۔پولس کا خط غلاطیہ والوں کی طرف

۱۰۔پولس کا خط افس والوں کی طرف

۱۱۔پولس کا خط فلپیوں کی طرف

۱۲۔پولس کا خط قولاسائس والوں کی طرف

۱۳۔اس کا پہلا خط تسالونیقی والوں کی طرف

۱۴۔پولس کا دوسرا خط ان کی جانب

۱۵۔پولس کا رسالہ تمیوثاؤس کی طرف

۱۶۔اس کا دوسرا رسالہ اس کی طرف

۱۷۔پولوس کا رسالہ تیطوس کی طرف

۱۸۔پولس کا خط فیلیمون کی جانب

۱۹۔پطرس کا پہلا رسالہ

۲۰۔یوحنا کا پہلا رسالہ

عہد جدید کی دوسری قسم:

جن کی صحت پر اختلاف ہے یہ کل سات ہیں:

۱۔پولس کا خط جو عبرانیوں کی جانب ہے

۲۔پطرس کا دوسرا رسالہ

۳۔یوحنا کا دوسرا رسالہ

۴۔یوحنا کا تیسرا رسالہ

۵۔یعقوب کا رسالہ

۶۔یہوداکارسالہ

۷۔مشاہدات یوحنا(۳)25(۲)

عیسائیت کے مقدس مقامات

بیت لحم Church of Nativity and Grotto/(Bethlehem)

بیت لحم، لفظی معنی گوشت کا گھر۔26

عیسائی لٹریچر کے مطابق جب رومی شہنشاہ نے مردشماری کے لیے لوگوں کو اپنے آبائی علاقوں میں جانے کا حکم دیا تو مریمؑ اور یوسف واپس بیت الحم چلے گئے جہاں مریمؑ نے حضرت عیسیٰ علیہ سلام کو جنم دیا۔خیال کیا جاتا ہے کہ وہ جگہ جہاں حضرت عیسی علیہ سلام کی پیدائش ہوئی وہ بیت الحم کے چرچ آف نیٹیویٹی(church of nativity)میں واقع ہے۔صلیب کی شکل کا یہ چرچ دنیا کے قدیم ترین چرچ میں سے ایک ہے۔27

بعدازاں قسطنطنیہ کے بادشاہ نے عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش پر ایک محل بنایا جس کا نام "بیت لحم" رکھا،اب عیسی علیہ السلام کی جائے پیدائش "بیت لحم "سے مشہور ہے۔"بیت اللحم "دراصل اس بستی کا نام ہے، یہاں حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔28

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش "کوہ ساعیر" کے دامن میں ہے جو کہ بیت المقدس سے آٹھ کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے، یہ جگہ " بیت الحم" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ گاؤں فصیل کے اندر سفید پتھروں سے تعمیر کیا گیا ہے اور یروشلم کے قدیم شہر سے 5 میل(8 کلو میٹر) جنوب کو واقع ہے۔اس جگہ حضرت یسوع مسیح کی روایتی جائے پیدائش کے اوپر صلیب کی شکل کا ایک گرجا بنا ہوا ہے۔29

اس مقدس مقام کو نیٹیویٹی گروٹو کے نام سے جانا جاتا ہے۔اسے وہ غار سمجھا جاتا ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی پیدائش 135 میں ہوئی۔30آج یہ تقریباً12000 مربع میٹر پر محیط ہے، جس میں تین مختلف خانقاہیں شامل ہیں: ایک رومن کیتھولک (Roman Catholic)، ایک آرمینیائی اپوسٹولک (Armenian Apostolic)، اور ایک یونانی آرتھوڈکس Greek Orthodox جس میں پہلے دو بل ٹاور (bell towers) پر مشتمل ہیں جو جدید دور میں بنائے گئے تھے۔31 یہ چرچ سب سے پہلے عیسائی رومن شہنشاہ کانسٹنٹائن(Constantine)نے 330ء میں تعمیر کیا۔جو کہ سامری بغاوت کے دوران تباہ ہو گیا اور بعد میں اسے بازنطینی شہنشاہ جسٹینین(Justinian)نے اسے دوبارہ تعمیر کیا جو آب بھی باقی ہے۔فلسطین کے مقام بیت الحم میں ہر سال لاکھوں افراد حضرت مسیح کے مقام پیدائش پر بنائے گئے گرجا گھر کی زیارت کرتے ہیں۔کرسمس کے موقع پر آدھی رات کو ہونے والی خصوصی دعائیہ عبادت مسیحی دنیا میں انتہائی بابرکت تصور کی جاتی ہے۔32

سیفوریا: Sephoria

سیفوریا ایک رومن یہودی قصبہ ہے جو ناصرت سے چار میل دور ایک پہاڑ پر واقع ہے۔عہد نامہ جدید میں تو اس کا ذکر نہیں ملتا لیکن چند عیسائیوں کے مطابق یہ مریم کے والدین انا اور جوآخم کا گھر ہے۔یہ وہ جگہ بھی سمجھی جاتی ہے جہاں یوسف نے بڑھئی کا کام کیا تھا کیونکہ کہ یہ ناصرت کا دارالحکومت تھا۔یہ پانچویں صدی عیسوی کی عبادت گاہ ہے جسے موزیک ڈزائینوں سے سجایا گیا ہے۔دور دور سے عیسائی اس عبادت گاہ کو دیکھنے آتے ہیں۔33

بحیرہ طبریہ/بحیرہ گیلیل:Sea of Galilee

گیلیل اسرائیل میں سب سے اہم عیسائی مقامات میں سے ایک ہے۔میتھیو کی انجیل(Gospel of Matthew)کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے اپنے زیادہ تر معجزات بحیرہ گیلیل میں انجام دیے۔جن میں پانی کو شراب میں تبدیل کرنا، بحیرہ گیلیل کے شمالی ساحل پر واقع تبغہ(Tabgha)کا باغ وہ میدان سمجھا جاتا ہے جہاں حضرت عیسی علیہ سلام 5000 لوگوں کو ایک روٹی اور دو مچھلیاں کھلائیں۔یہاں سینٹ پیٹرز چرچ آف پرائمیسی (Church of Primacy)ہے جہاں یسوع قیامت کے بعد اپنے شاگردوں کے سامنے ظاہر ہوں گے۔بیٹیٹوڈیز(Beatitudes)کے پہاڑ پر آکٹون کی شکل کا چرچ وہ جگہ ہے جہاں یسوع نے پہاڑ پر چڑھ کر خطبہ دیا۔اس کے علاوہ دیارئے اردن جہاں حضرت عیسی علیہ سلام نے بپتسمہ لیا وہ بھی گلیل کے سمندر سے بحیرہ مردان تک بہتا ہے۔34 بحیرہ گلیل میٹھے پانی کا ایک وسیع و عریض علاقہ ہے جو یروشلم سے تقریبا 60 میل شمال میں اردن کی وادی میں واقع ہے۔35 اس کا محیط تقریباً 53 کلومیٹر (33 میل)،اس کی لمبائی 21 کلومیٹر (13 میل)اور چوڑائی 13 کلومیٹر (8.1 میل)ہے۔جھیل کا کل رقبہ 166 مربع کلومیٹر (64 مربع میل)ہے,اور زیادہ سے زیادہ گہرائی تقریباً 43 میٹر (141 فٹ)ہے۔اسرائیل

اور اردن کے درمیان واقع جھیل بحیرہ مردار کہلاتی ہے جس کا پانی سمندری پانی سے بھی 6گنا زیادہ نمکین ہے۔ بحیرہ طبریہ کو بیشتر پانی دریائے اردن سے حاصل ہوتا ہے جو شمال سے جنوب کی طرف بہنے والا دریا ہے۔

بحیرہ گیلیلی کا جدید عبرانی نام یام کنیریٹ ہے۔ آج یہ علاقہ اسرائیل کی ریاست کے لیے ایک بنیادی سیاحتی مقام ہے اور تجارتی ماہی گیری کی صنعت کو سپورٹ کرتا ہے۔ بحیرہ گیلیل اسرائیل کے لیے پینے کے پانی کا اہم ذریعہ ہے۔[36] دریائے اردن جہاں حضرت عیسی علیہ سلام نے بپتسمہ لیا۔ بپتسمہ یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی اصطباغ یا غسل کے ہیں اور یہ مسیحوں ایک مذہبی رسوم ہے جسے از خود مسیح علیہ سلام نے قائم کیا۔ اس کے ذریعے نومولود یا غیر مسیحی آدمی کو مسیحیت میں داخل کیا جاتا ہے۔ یہ رسم عموما گرجوں میں ادا کی جاتی ہے۔[37] دریائے اردن کی مسیحی مذہب میں اہمیت کی وجہ سے آج بھی یہ دریا اپنے ساتھ کئی تاریخی روایات کو ساتھ لے کر بہہ رہا ہے۔ عیسائی اسے ایک مقدس دریا کا درجہ دیتے ہیں اور اس کو گناہ سے پاکی کے معنی میں لیا جاتا ہے۔

مقام مصلوبیت:Via Dolorosa

Via Dolorosa لاطینی زبان میں اسے "غم کا راستہ" (Sorrowful Way) یا مصیبت کا راستہ کہا جاتا ہے۔ یہ یروشلم کے پرانے شہر سے گزرنے والے راستہ ہے جس کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جس پر چل کے یسوع اپنے مصلوبیت کے مقام پر گئے تھے۔ یہ راستہ انٹونیا فورٹریس (Antonia Fortress) سے چرچ آف ہولی سپلچر (Holy Sepulcher) تک جاتا ہے جو تقریبا 600 کلو میٹر تک کا فاصلہ ہے۔ اور یہ عیسائیوں کی زیارت کا ایک مشہور مقام ہے۔ یہ راستہ اٹھارویں (18) صدی میں قائم کیا گیا۔ آج اسے کراس کے 14 اسٹیشنوں سے نشان زد کیا گیا ہے جن میں سے آخری پانچ اسٹیشن چرچ آف ہولی سپلچر کے اندر واقع ہیں۔[38] عیسائی عقیدے کے مطابق "جمعہ کے روز دن شروع ہوتے ہی مسیح کو پہلے کوڑوں کی سزا دی گئی اور پھر مروجہ طریقہ کے مطابق ان کو اپنی صلیب خود ہی اٹھا کر شہر کے فصیل سے باہر مقبرہ مقام تک لے جانا پڑی۔ اس راستے کو دکھوں کا راستہ کہا جاتا ہے۔ اور بعض مسیحی حضرات مسیح کی یاد میں آب بھی اس راستے سے صلیب اٹھا کر چلتے ہیں۔ گولگوتھا کے مقام پر پہنچ کر صبح تیسرے پہر تقریبا 9 بجے مسیح کو صلیب پر چڑھا دیا گیا۔"[39]

چرچ آف دی ہولی سپلچر:Church Of The Holy Sepulcher

چرچ آف دی ہولی سپلچر عیسائیت کے مقدس ترین اور خاص مقامات میں سے ایک ہے۔ یہ یروشلم کے پرانے شہر کے عیسائی کواٹر میں واقع ہے۔ یہ عیسائیوں کے دو مقدس مقامات کا مرکز ہے۔ وہ جگہ جہاں یسوع کو مصلوب کیا گیا تھا جسے کلوری کے نام سے جانا جاتا ہے، اور وہ مقبرہ جہاں یسوع کو دفن کیا گیا اور پھر دوبارہ زندہ کیا گیا تھا۔ آج یہ مقبرہ ایک مزار سے منسلک ہے جسے Aedicula کہتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے چھوٹا کمرہ یا گھر۔ اس چرچ میں کراس کے چار اسٹیشن بھی آتے ہیں۔ جو یسوع کے جذبے کی آخری اقساط کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ کلیسا چوتھی صدی عیسوی میں اپنی تخلیق کے بعد سے یسوع کے دوبارہ جی اٹھنے کے روایتی مقام کے طور پر ایک اہم عیسائی زیارت گاہ رہا ہے۔ اس کا اصل یونانی نام دی چرچ آف ایناتاسیس (The Church Of Anastasis) ہے۔ مسیحی عقیدے کے مطابق مقبرہ مسیح یا مقبرہ یسوع سے مراد وہ جگہ جہاں یسوع عارضی طور پر جی اٹھنے سے پہلے تین دن تک دفن رہے۔[40]

یہ چرچ گولگوتھا پر بنایا گیا ہے، کیولری کی پہاڑی جہاں یسوع علیہ سلام کو مصلوب کیا جاتا تھا۔ حضرت عیسی علیہ سلام کے زمانہ میں یہ مقام درحقیقت یروشلم کی دیواروں سے باہر تھا۔ یہ چرچ کہیں دفعہ تباہ کیا گیا ہے موجودہ چرچ کی دوبارہ تعمیر شہنشاہ مونومک اور بارہویں صدی کے صلیبیوں سے منسوب کی جاتی ہے۔

چرچ آف ہولی سیپلچر طویل عرصے سے بین المذاہب تنازعات کا شکار رہا ہے۔ چھ عیسائی فرقے: لاطینی (رومن کیتھولک) یونانی (آرتھوڈوکس)، آرمینیائی (آرتھوڈوکس)، شامی (آرتھوڈوکس) اور (جیکبائٹس) ایتھوپیائی چرچ کے مختلف حصوں کے مالک ہیں وہاں باقاعدگی سے اور بعض اوقات پر تشدد جھڑپیں ہوتی ہیں کیونکہ ہر ایک اپنے علاقے میں اپنی حکومت برقرار رکھنا چاہتا ہے۔[41] وہ مقام جہاں مسیح زندہ ہو کر اٹھائے گئے اب اس مقام کو Church OF Spatual کہتے ہیں۔

اس مقدس مقام کو کئی ناموں سے جانا جاتا ہے:

1. Tomb Of Jesus
2. Church Of Spatual

ہر سال لاکھوں لوگ یہاں آتے ہیں اور دعا کے ساتھ توبہ کرتے ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

کوہ زیتون:

جبل زیتون، عربی: جبل الزیتون، ایک پہاڑ کی چوٹی ہے جو قدیم یروشلم سے مشرق میں ملحق ہے۔اس کا نام زیتون کے درختوں جس اس کی ڈھلوانوں پر موجود ہیں کی وجہ سے ہے۔ پہاڑ 3،000 سال سے ایک یہودی قبرستان کے طور پر استعال کیا جا رہا ہے۔ 1،50،000 قبریں موجود ہیں۔[42]

گرجا صعود کوہ زیتون پر واقع ہے جہاں یسوع ناصری (مسلمانوں کے مطابق عیسی ابن مریم علیہ سلام) عبادت کیا کرتے تھے اور جب یہودیوں نے قتل کے ارادے سے اس مکان کا محاصرہ کیا تو خدا تعالی نے عیسی علیہ سلام کو آسمان کے اوپر اٹھایا (مسیحوں کے مطابق یسوع کے مصلوب کیے جانے کے بعد صعود آسمانی ہوا) اور مؤرخ گرجا صعود کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ " اس میں وہ ضیافت خانہ ہے، جس میں سید نا یسوع علیہ سلام نے اپنے شاگردوں کے ساتھ کھانا تناول فرمایا تھا۔اور میز جو آسمان سے اترا تھا وہ آج تک موجود ہے۔[43] کوہ زیتون پر کلیسا پیٹر نوسٹر بھی ہے۔ کوہ زیتون پر ہی "لعزر" کی قبر ہے، جسے یسوع نے زندہ کیا تھا۔وہ گرجا جہاں تقرب الہی کے لیے مسیحی مرد و زن اپنے آپ کو قید کر لیتے ہیں، مختصر یہ کہ گرجا صعود کے علاوہ بھی اندرون و بیرون شہر مسیحوں کی متعد زیارت گاہیں ہیں۔[44]

مقدس کرسی:(Holy see)

مقدس کرسی رومن کیتھولک کی گورنمنٹ کا چرچ ہے۔ جس کی قیادت روم کے بشپ(bishop) کے طور پر پوپ کرتے ہیں۔ لفظ سی(see) لاطینی زبان کے لفظ سیڈس (sedes) سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے سیٹ (seat) جس سے مراد بیشپ کے زیر قبضہ اور وہ علاقہ ہے جس پر اس کی ذمہ داری ہے۔ سینٹ پیٹر کی کرسی (cathedra petri) جسے سنٹ پیٹر کا تخت بھی کہا جاتا ہے ویٹیکن سٹی کے سنٹ پیٹرز باسیلیکا میں محفوظ کیا گیا ایک آثار ہے، جو روم اٹلی کے اندر پوپ کا خود مختار انکلیو ہے۔اوشیش ایک لکڑی کا تخت ہے جس کے بارے میں دعوی کیا جاتا ہے کہ روم میں ابتدائی عیسائیوں کے رہنما اور پہلے پوپ رسول سنٹ پیٹر کا تھا،اور جسے وہ روم کے بشپ کے طور پر استعمال کرتے تھے۔اسے 1647 اور 1653ء کے درمیان تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ چرچ کے اتحاد کی علامت کی وجہ سے مقدس تصور کیا جاتا ہے۔ چوتھی صدی سے یہاں پر تقریبات منعقد کی جاتی ہے۔[45]

مسیحی محلہ:(Christian Quarter)

مسیح محلہ انگریزي میں(Christian Quarter): عربی میں حارۃ النصاری کے ہیں۔ قدیم شہر کے شمال مغرب کے کونے میں واقع ہے۔ یہ شمال میں مغربی دیوار کے ساتھ باب جدید سے باب الخلیل تک پھیلا ہوا ہے۔ جنوب میں یہ آرمینیائی محلے اور یہودی محلے سے متصل ہے۔ مشرق میں یہ باب دمشق سے مسلم محلے تک پھیلا ہوا ہے۔ اس محلے میں کلیسائے مقبرہ مقدس بھی موجود ہے جسے زیادہ تر مسیحی مقدس ترین مقام سمجھتے ہیں۔ مسیحی محلے میں تقریبا چالیس مسیحی مقدس مقامات ہیں۔ حالانکہ آرمینیائی بھی مسیحی ہیں لیکن ان کا محلہ مسیحی محلے سے الگ ہے۔ مسیحی محلہ زیادہ تر مذہبی، سیاحتی اور تعلیمی عمارتوں پر مشتمل ہے۔[46]

فاطمہ/پرتگال:(Portugal)

خاتون فاطمہ مریم کنواری کا ایک رومی کیتھولک خطاب ہے۔ یہ ظہور مریم 1917ء میں پیش آیا تھا۔ فاطمہ اپنی وضع قطع سے ایک چھوٹا سا شہر ہے یہ پرتگال میں واقع ہے۔ کیتھولک مسیحیوں کے لیے مذہبی تقدس کا حامل ہے۔ روایات کے مطابق اس شہر کا نام ایک افریقی شہزادی کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اصل میں شہر فاطمہ اوورم مونسپلٹی کا ہی حصہ ہے، شہر فاطمہ سے 15،20 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع پندرویں صدی عیسوی کا یہ قلع پرتگال کے قومی ورثے کا حصہ ہے، اس کے کھنڈرات اس دور کی شان و شوکت کی کہانی کہتے ہیں، اور کیتھولک عیسائیوں کے لیے مذہبی اہمیت کا حامل ہے۔ اس شہر میں موجود ایک میوزیم میں سیاحوں کو گائیڈ کرنے والے نوجوان کے بقول اس شہر کا نام اسلام کے پرتگال میں اثرات کا شاخسانہ ہے، یہ سارے علاقے فاطمہ نامی شہزادی کے تھے، لیکن اس شہر کو عیسائیت کے حوالے سے مقبولیت کا آغاز انیس سو سترہ کے بعد ہوا۔[47]

ویٹی کن(عالمگیر کلیسیا کا مرکز)(Vatican)

مقدس پطرس رسول کی رسولی گدی کا مقام، رسولی جانشینی کی جگہ اور دنیا بھر میں کیتھولک کلیسیا کا عالمگیر مرکز وٹی کن۔۔۔۔ دنیا کے رقبے کے لحاظ سے سب سے مختصر ترین مگر قوت اور اہمیت کے لحاظ سے عظیم ترین ریاست ہے۔ یہ کیتھولک کلیسیا کے مرکزی اور عالمی راہنما پوپ کی رہائش گاہ اور کیتھولک تعلیمات سے متعلق فیصلوں کا عالمی مرکز ہے۔ ویٹی کن کی پاپائی ریاست کے وجود کا تاریخی پس منظر کافی طویل ہے، وسیع اور پیچیدہ ہے۔ 313م میں فرمان میلان (اٹلی) سے مسیحیت کو سرکاری مذہب ہونے کی

قوت، عزت جاہ و جلال اور حشمت حاصل ہوئی۔ یہ صلیب کے نشان کی سیاسی فتح تھی۔ اس فرمان میلان نے مذہبی راہنماؤں اور خادماؤں کو بادشاہوں، شہزادوں، نوابوں جیسی حیثیت اور درجہ دیا لیکن بعدازاں قوت اور عزت کے حوالہ سے مذہب اور ریاست میں کشمکش اور کھینچاتانی شروع ہو گئی۔ جب باشاہ مضبوط ہوتا تو پوپ کو زوال ملتا اور کبھی اور کبھی پوپ مضبوط ہوتا تو بادشاہ کو مسائل اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا۔ انہی حقائق کی بنا پر 1309م سے 1377م تک پوپ کو روم جلاوطن کر دیا گیا اور پوپ کو فرانس میں رہنا پڑا۔ جب 1802م میں اٹلی آزاد مملکت بنا تو 1805م میں نپولین اٹلی کا باشاہ بنا۔[48]

سینٹ اینڈریو کیتھڈرل چرچ:(St Andrews Cathedral)

یہ مسیح کے پہلے نامی رسول، سینٹ اینڈریو کے لیے وقف ہے۔ یونانی بازنطینی طرز کے چرچ کی تعمیر 1908ء میں ماہر تعمیرات Anastasios Metaxas کی نگرانی میں شروع ہوئی، اس کا افتتاح 66 سال بعد 1974ء میں ہوا۔ سینٹ اینڈریو کے قریبی پرانے چرچ کے ساتھ ساتھ یہ دینا بھر کے عیسائیوں کے لیے زیارت گاہ ہے۔ یہ یونان کا سب سے بڑا آرتھوڈوکس چرچ اور بلکان میں بازنطینی طرز کا تیسرا سب سے بڑا چرچ سمجھا جاتا ہے، مرکزی گنبد کے اوپر ایک پانچ میٹر لمبا سونے کا چڑھا ہوا کراس ہے اور دوسرے گنبد پر 12 چھوٹی صلیبیں ہیں۔ یہ صلیبیں یسوع اور اس کے 12 رسولوں کی علامت ہے۔ رسول سینٹ اینڈریو کے آثار چرچ میں محفوظ ہیں۔ ان میں چھوٹی انگلی، رسول کی کرینیم کے اوپری حصے کا ایک حصہ اور صلیب کے چھوٹے حصے ہیں جس پر آپ کو شہید کیا گیا، یہ سب ایک خاص مزار میں رکھے گئے ہیں۔ رسول کی مقدس کھوپڑی کو پوپ پاپ V1 کے حکم پر ستمبر 1964ء میں سینٹ پیٹرز باسیلیکا، روم سے وہاں بھیجا گیا تھا۔ کھوپڑی کی استقبالیہ تقریب میں ہزاروں لوگ (ان میں وزیر اعظم جارجیوس پاپاندیو) اور بہت سے یونانی آرتھوڈوکس بشپس نے شرکت کی۔[49]

آیا صوفیہ (Hagia Sophia)

آیا صوفیہ (Sancta Sophia) یا سابقہ نام (آیا صوفیہ گرجا گھر) موجودہ نام آیا صوفیہ کبیر جامع شریفی ہے۔ یہ استنبول میں واقع تاریخی عبادت گاہ ہے جو ماضی میں یونانی راسخ العقیدہ مسیحی جامع کیتھیڈرل، رومی کاتھلک کیتھیڈرل، عثمانی مسجد اور سیکولر میوزم کی طور پر استعمال ہوتی تھی۔ 10 جولائی 2020ء میں صدر ترکی رجب طیب اردوغان نے حکم دیا کہ اس کو دوبارہ مسجد کے طور پر بحال کر دیا جائے۔ رومی شہنشاہ جسٹینین اول کے عہد میں اس کی سنہ 537ء میں تعمیر ہوئی، اس وقت یہ دینا کی سب سے زیادہ جگہ رکھنے والی اور پہلی مکمل محراب دار چھت رکھنی والی جائے عبادت تھی۔ اسے بازنطینی فن تعمیر کا نچوڑ سمجھا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کی تعمیر سے "فن تعمیر کی تاریخ بدل دی گئی۔[50]

آیا صوفیہ سلطان محمد فاتح کے ہاتھوں فتح قسطنطنیہ ہونے تک مسیحوں کا دوسرا بڑا مذہبی مرکز بنا رہا، تقریبا پانچویں صدی عیسوی سے مسیحی دنیا دو بڑی سلطنتوں میں تقسیم ہو گئی تھی، ایک سلطنت مشرق میں تھی جس کا پایہ تخت قسطنطنیہ تھا اور اس میں بلقان، یونان، ایشائے کوچک، شام، مصر اور حبشہ وغیرہ کے علاقے شامل تھے اور وہاں کا بڑا مذہبی پیشوا بطریق (patriarch) کہلاتا تھا۔ اور دوسری بڑی سلطنت مغرب میں تھی جس کا مرکز روم (اٹلی) تھا۔ یورپ کا بیشتر علاقہ اس کے زیر نگیں تھا اور یہاں کا مذہبی پیشوا پوپ یا پاپا کہلاتا تھا۔ ان دونوں سلطنتوں میں ہمیشہ سیاسی اختلافات کے علاوہ مذہبی اور فرقہ وارانہ اختلافات جاری رہے۔ مغربی سلطنت جس کا مرکز روم تھا وہ رومن کیتھولک کلیسیا فرقے کی تھی۔ اور مشرقی سلطنت آرتھوڈوکس کلیسیا فرقے کی تھی۔ آیا صوفیہ کا چرچ یہ آرتھوڈوکس کلیسیا کا عالمی مرکز تھا۔ اس چرچ کا سربراہ جو "پیٹریارک" کہلاتا تھا، اسی میں مقیم تھا، لہذا نصف مسیحی دنیا اس کلیسا کو اپنی مقدس ترین عبادت گاہ سمجھا کرتی تھی۔[51] آیا صوفیہ اس لحاظ سے بھی اہم تھا کہ وہ روم کے کیتھولک کلیسیا کے مقابلے میں زیادہ قدیم تھا۔ اس کی بنیاد تیسری صدی عیسوی میں اسی رومی بادشاہ قسطنطین نے ڈالی تھی جو روم کا پہلا عیسائی بادشاہ تھا اور جس کے نام پر اس شہر کا نام بیزنطینہ سے قسطنطنیہ رکھا گیا تھا۔ تقریباً ایک ہزار سال تک یہ عمارت اور کلیسا پورے عالم عیسائیت کے مذہبی اور روحانی مرکز کے طور پر استعمال ہوتی رہی۔ مسیوحوں کا عقیدہ بن چکا تھا کہ یہ کلیسا کبھی بھی ان کے قبضے سے نہیں نکلے گا۔ اس سے ان کے مذہبی اور قلبی لگاؤ کا یہ عالم ہے کہ اب بھی آرتھوڈوکس کلیسیا کا سربراہ اپنے نام کے ساتھ " سربراہ کلیسیا قسطنطنیہ (The Hear of the church of the Constantinople) لکھتا ہے۔[52]

خانقاہ مقدس کیتھرین (St Catherine's Monastery)

خانقاہ مقدسہ کیتھرین مصر میں واقع ایک مسیحی خانقاہ ہے جو کلیسیائے سینا کے ماتحت اور ایک عالمی ثقافتی ورثہ ہے۔ یہ خانقاہ یہاں سے دریافت شدہ بائبل کے قدیم نسخے (نسخۂ سینا) کی وجہ سے خاصی معروف ہے۔ یہ خانقاہ ایک مسیحی شہید کیتھرین اسکندری کے نام پر ہے۔ کیتھرین کو بریکنگ ویل کی سزا دی گئی تھی لیکن وہ جب اس سے بھی نہ

مری تواس کا سر تن سے جدا کر دیا گیا تھا۔ مسیحی عقیدے کے مطابق فرشتے کیتھرین کا جسم اٹھا کر کوہ سینا لائے اور اسے وہاں دفن کر دیا تھا۔ سن 800ء کے آس پاس سینا کی خانقاہ کے کچھ راہبوں نے اس کا جسم دریافت کیا اور سینا کی خانقاہ کا نام اسی کے نام خانقاہ کیتھرین رکھ دیا۔[53]

سینٹ باسل کیتھیڈرل (St Basil Cathedral)

کیتھیڈرل جسے عام طور پر سینٹ بیسل کیتھیڈرل کے نام سے جانا جاتا ہے، ماسکو کے ریڈ اسکوئر میں واقع ایک آرتھوڈوکس میں واقع آرتھوڈوکس چرچ ہے، اور یہ روس کی مشہور ثقافتی علامتوں میں سے ایک ہے۔ یہ عمارت جواب ایک عجائب گھر ہے کو باضابطہ طور پر کیتھیڈرل آف دی انٹر سیشن آف دی موسٹ ہولی تھیوٹوکوس آن دی موٹ، یا پوکروسکی کیتھیڈرل کے نام سے جانا جاتا ہے۔ 1600ء میں آیئون دی گریٹ بیل ٹاور کی تکمیل تک یہ شہر کی سب سے اونچی عمارت تھی۔ اصل عمارت جسے تثلیث چرچ اور بعد میں کیتھیڈرل کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جو شفاعت کے لیے وقف تھی۔ 16ویں اور 17ویں صدیوں میں چرچ (بازنطینی عیسائیت کے تمام گرجاگھروں کے ساتھ) آسمانی شہر کی زمینی علامت طور پر سمجھا جاتا تھا۔ جسے یروشیلم کے نام سے جانا جاتا تھا اور سالانہ پام میں یروشلم ہیکل کی تمثیل کے طور پر کام کیا جاتا تھا۔ اتوار کی پریڈ میں ماسکو کے سرپرست نے شرکت کی۔ کیتھیڈر کے نو گنبد ہیں (ہر ایک مختلف چرچ سے مماثل ہے) اور اس کی شکل آسمان میں اٹھنے والے الاؤ کے شعلے کی طرح ہے اپنی کتاب رشین آرکیٹیکچر اینڈ دی ویسٹ میں کہتا ہے کہ یہ کسی دوسری روسی عمارت کی طرح نہیں ہے۔ پانچویں سے پندرہویں صدی تک بازنطینی روایت کے پورے ہزار سالہ دور میں اس جیسی کوئی چیز نہیں پائی جا سکتی۔ کیتھیڈرل نے 17ویں صدی میں روسی قومی فن تعمیر کو پیش کیا۔[54]

خانقاہ صخرہ شمعون: (simonophetra Monastery)

خانقاہ صخرہ شمعون کوہ آتھوس، یونان میں واقع ایک مشرقی راسخ العقیدہ خانقاہ ہے۔ تیرویں صدی میں شمعون آتھوسی نامی شخص نے اس خانقاہ کو قائم کیا تھا۔ روایت بتاتی ہے کے شمعون جت قریبی غار میں مقیم تھا تو اس نے ایک خواب دیکھا تھیوتوکوس نے اسے ہدایت دی کہ پتھر کے بلکل اوپر ایک خانقاہ بنائی جائے اور وعدہ کیا کہ وہ اسے اور خانقاہ کو محفوظ رکھی گی۔ شمعون نے خانقاہ کو " جدید بیت اللحم " کا نام دیا اور محبت میں اسے پیدائش مسیح کے نام وقف کر دیا۔[55]

نتائج بحث:

1. سامی مذاہب، جیسے کہ اسلام، یہودیت، اور عیسائیت میں، مقدس مقامات کا تصور کا میابی، تاریخ، یا روایات کی بنا پر پایا جاتا ہے۔ ان مقامات کو عبادت، زیارت، یا اہم مذہبی واقعات کی بنا پر اہمیت دی جاتی ہے۔
2. یہ مقدس مقامات اپنی مختلف مذہبی روایات، تاریخی اہمیت، اور مذہبی زیارات کی بنا پر اہمیت رکھتے ہیں۔
3. عیسائیت میں مقدس مقامات وہ مقامات ہیں جو مذہبی اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔ یہ مقامات عیسائی عقائد اور روایات کے مطابق اہم واقعات اور شخصیات سے منسلک ہیں۔
4. یروشلم (Jerusalem) یروشلم عیسائیت کا سب سے مقدس شہر ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت اور دوبارہ جی اٹھنے کے واقعات رونما ہوئے تھے۔
5. چرچ آف دی ہولی سیپولچر (Church of the Holy Sepulchre): یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت عیسیٰ کی مصلوبیت اور دفن کا واقعہ ہوا تھا۔ ویادولوروسا (Via Dolorosa): یہ وہ راستہ ہے جس پر حضرت عیسیٰ کو مصلوب کرنے کے لئے لے جایا گیا تھا۔
6. بیت لحم (Bethlehem): بیت لحم وہ شہر ہے جہاں حضرت عیسیٰ کی پیدائش ہوئی تھی۔
7. چرچ آف دی نیٹیوٹی (Church of the Nativity): یہ گرجا گھر اس مقام پر بنایا گیا ہے جہاں حضرت عیسیٰ کی پیدائش ہوئی تھی۔
8. ناصرت (Nazareth): ناصرت وہ شہر ہے جہاں حضرت عیسیٰ نے اپنی ابتدائی زندگی گزاری تھی۔
9. چرچ آف دی اینونسیئیشن (Church of the Annunciation): یہ گرجا گھر اس مقام پر واقع ہے جہاں فرشتہ جبرائیل نے حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ کی پیدائش کی بشارت دی تھی۔
10. بحیرہ گلیلی (Sea of Galilee): یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت عیسیٰ نے اپنی کئی معجزات انجام دیئے تھے، جیسے پانی پر چلنا اور مچھلیوں اور روٹیوں کی

کثرت کرنا۔

11. روم(Rome):روم میں ویٹیکن سٹی عیسائی دنیا کا مرکزی مذہبی مرکز ہے۔
12. سینٹ پیٹرز بیسیلیکا (St. Peter's Basilica): یہ گرجاگھر حضرت پیٹر کی قبر پر بنایا گیا ہے اور یہ پوپ کا مرکزی کلیسا بھی ہے۔
13. سانتیاگو ڈی کمپوسٹلا(Santiago de Compostela):یہ سپین کا شہر ہے جہاں عقیدہ ہے کہ حضرت یعقوب کی باقیات دفن ہیں۔
14. کیتھڈرل آف سینٹ جیمز (Cathedral of Saint James): یہ گرجاگھر حضرت یعقوب کی یاد میں بنایا گیا ہے۔
15. کانہ(Cana):کانہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ نے اپنا پہلا معجزہ انجام دیا تھا،یعنی پانی کو شراب میں تبدیل کرنا۔
16. یہ مقدس مقامات عیسائیت کے پیروکاروں کے لئے زیارت کے اہم مراکز ہیں اور ہر سال لاکھوں لوگ ان مقامات کی زیارت کرتے ہیں تاکہ اپنے ایمان کو مضبوط کریں اور تاریخی ورثے کا حصہ بن سکیں۔

حوالہ جات

---

[1] مودودی،سید ابو اعلی، تفہیم القرآن، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، طبع نہم ۱۹۷۲، جلد ا، ص:۴۳۸

[2] مرتضی الزبیدی، محمد بن عبدالرزاق الحسینی، تاج العروس من جواھر القاموس، بیروت، دارالھدایۃ، س ن، ج۱۶، ص:۳۵۸

[3] لجنۃ من علماء الحرمین، فتاوی الشبکۃ الاسلامیۃ، الحرس الوطنی السعودي، المکتبۃ العربیۃ السعودیۃ، ج:۸، ص:۸۴۹

[4] فخرالدین رازی، ابو عبداللہ محمد بن عمر، مفاتیح الغیب، بیروت: درااحیاء التراث العربی، ج۱۱، ص:۳۳۲

[5] https://www.britannica.com/topic/sacred-place

[6] حسن بن موسی الصفار، التعددیۃ والحریۃ في اسلام، مرکز الحضارۃ تنمیۃ الفکر اسلامی، بیروت، الطبعۃ الربعۃ، ۲۰۱۰، ص:۴۹

[7] ایضا

[8] ممتاز لیاقت، تاریخ بیت المقدس، سنگ میل پبلیکیشنز، چوک اردو بازار، لاہور، س ن، ص:۱۹

[9] البقرہ(۲)۶۲

[10] امام راغب، المفردات، کتاب النون

[11] احمد، رشید، تاریخ مذاہب، قلات پبلیشرز، جناح روڈ کوئٹہ، ۲۰۱۰، ص:۳۰۶

[12] مودودی، ابو الاعلی، سید، نصرانیت قران کی روشنی میں، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۲۰۰۸، ص:۶۸

[13] البقرہ(۲)۱۱۱

[14] یوسف چلپی، مسیحت، مترجم: شمس تبریز خان، مولوی، مجلس تحقیقات ونشریات اسلامیہ، لکھنؤ، ۱۳۹۹ھ۔۱۹۷۹ء، ص:۲۸

[15] المریم(۱۹)۳۰

[16] یوسف چلپی، مسیحت، مترجم: شمس تبریز خان، مولوی، ص:۲۹

[17] المائدہ(۵)۷۰

[18] یوسف چلپی، مسیحت، مترجم: شمس تبریز خان، مولوی، ص:۲۹۔۳۰

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

[19] النساء(۴)۱۵۷۔۱۵۸

[20] عثمانی، تقی، مفتی، عیسائیت کیا ہے، الدعوت اکیڈمی، اسلام باد، ۲۰۰۴، ص:۶۷۔۶۸

[21] احمد عبداللہ، مذاہب عالم، سعادت آرٹ، مکی دارالکتب، لاہور، ۲۰۰۲ء جنوری، ص:۱۴۶

[22] ایضاً، ۱۴۷

[23] ایضاً، ۱۴۹

[24] عثمانی، تقی، مفتی، بائیبل کیا ہے؟، مکتبہ دارالعلوم کراچی، رجب المرجب ۱۴۰۴ھ، ص:۱۳

[25] ایضاً، ص:۱۴

[26] ولی خان المظفر، مکالمہ بین المذاہب، مکتبہ فارقیہ، کراچی، س ن، ص:۹۲

[27] https://www.worldatlas.com/articles/holy-sites-of-christianty.html, 12/3/2023, 8:13AM/

[28] احمد عبداللہ، مذاہب عالم، سعادت آرٹ، مکی دارالکتب، لاہور، ۲۰۰۲ء جنوری، ص:۱۴۰

[29] https://www.banuri.edu.pk 11/3/2023, 3:34PM

[30] https://en.wikipedia.org/wiki/church_of_the_Nativity , 12/3/2023, 8:44 AM/

[31] ایضاً

[32] https://www.smithsonianmag.com/travel/endangered-site-church-of-the-nativity-bethlehem , 12/3/203, 9:10 AM

[33] https://www.worldatlas.com/articles/holy-sites-of-christianity.html, 12/3/2023, 9:28 AM

[34] https://www.worldatlas.com/articles/holy-sites-of-christianity.html, 3/12/2023, 3:25PM

[35] What is the significance of the Sea of Galilee in the Bible? | GotQuestions.org , 12/3/2023, 3:23 PM

[36] https://www.worldatlas.com/articles/holy-sites-of-christianity.html, 3/12/2023, 3:32PM

[37] https://ur.wikipedia.org,3/4/2023, 12:43PM

[38] https://www.touristisrael.com/via-dolorosa/28670 , 13/3/2023, 11:21 AM

[39] مرقس 28:15

[40] https://en.wikipedia.org/wiki/Church_of_the_Holy_Sepulchre, 20/3/2023, 8:56 AM

[41] 9:29 ,2023/3/20 , AM https://www.islamiclandmarks.com/palestine-jerusalem/church-of-the-holy-sepulchre

[42] wikipedia.org/wiki/ جبل_زیتون

[43] یوحنا9:۔1۔9

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

[44] یوحنا38:11۔44

[45]9:38 ,2023- 6 -13 AM https://www.britannica.com/topic/Holy-See

[46] https://en.wikipedia.org/wiki/Christian_Quarter 5-16-2023 , 3:04PM

[47] https://en.wikipedia.org/wiki/Portugal 5-16-2023 , 11:00AM

[48]عمانوئیل عاصی، فادر، عالمگیر کلیسیا اور مقامی کلیسیائیں، مکتبہ عناویم پاکستان، گوجرآنوالہ، 2022ء، ص:19

[49] https://en.wikipedia.org/wiki/St_Andrews_Cathedral 16-06-2023, 12:08

[50]https://www.trt.net.tr/urdu/slslh-wr-prwgrm/2016/02/16/trkhy-kh-thqfty-wrthh07-ay-swfyh-433577 16-06-2023 , 1:34PM

[51]عثمانی، محمد تقی، جہان دیدہ از، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، ص:344

[52] https://www.history.com/topics/middle-ages/hagia-sophia 16-06-2023 ,, 12:15PM

[53] https://en.wikipedia.org/wiki/Saint_Catherine%27s_Monastery 16-06-2023 , 02:25PM

[54] https://www.britannica.com/topic/Saint-Basil-the-Blessed 16-06-2023 , 05:27 AM

[55]https://www.monastiriaka.gr/en/holy-monastery-of-simonos-petras-w-72025.html 16-06-2023 , 12:34 AM